یااللہ عزوجل　　الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　یارسول اللہ ﷺ

فیضِ عالم

اہلسنت کا علمی، ادبی ترجمان

بہاولپور، پنجاب۔ پاکستان

زیرِ سرپرستی

مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت علامہ الحاج

محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ الرحمۃ

مدیرِ اعلیٰ
صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی

مدیر
صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی

مقامِ اشاعت　دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ کی سہولت کے لئے

☆ آپ اپنے رسالہ (فیض عالم) کا بغور مطالعہ فرمایا کریں بلکہ احباب کو پڑھائیں اگر کہیں لفظی، علمی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اصلاح ہو۔

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہورہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہوکر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

یوم رضا

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمع رسالت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی خدمات پر انہیں خراج پیش کرنے کے ۱۵ صفر المظفر کو دربارِ حضور فیض ملت جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں تقریب سعید کا اہتمام ہوگا علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب کریں گے۔ (محمد کوکب ریاض اویسی)

سانحہ راولپنڈی خدشات و مضمرات

سیّد زاہد حسین نعیمی رابطہ نمبر: 03465216458

ای میل: szahidhussainnaeemi@yahoo.com

سویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد امریکا سپر پاور کے طور پر ابھر کر سامنے آیا اور ایک بڑی طاقت ہونے کے باعث اس کا تقاضا یہ تھا کہ وہ دنیا میں امن و چین کو فروغ دینے، دنیا سے بھوک، افلاس اور غربت کے خاتمہ کے لئے اپنا کردار ادا کرتا لیکن امریکا الٹا تھانیدار بن کر اپنی چودھراہٹ کو مزید وسعت دینے میں لگ گیا اور اس نے اپنے مفادات کی خاطر انسانیت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔ اس کا سب سے زیادہ اثر مسلمان ممالک پر پڑا جو پہلے ہی غربت اور افلاس کا شکار ہیں ایک طرف امریکا نے ان مسلم ممالک کو معاشی غلام بنایا تو دوسری طرف سیاسی طور پر ان کو غیر مستحکم کرنے کے تمام حربے استعمال کئے جہاں پہلے ہی مسلمان حکمران اس کے اشارے پر ناچتے تھے وہ تو تھے ہی اس کے بغل کے بچے لیکن جنہوں نے سویت یونین کے دور میں امریکا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی تھیں ان کے حکمرانوں سے نہ صرف سختی سے نمٹا گیا بلکہ عوام کو بھی نہیں بخشا گیا۔ عراق، لیبیا، لبنان، فلسطین اب مصر اور شام پھر افغانستان میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اس سے پوری دنیا بخوبی واقف ہے۔ امریکا نے ایک اور کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے خود مسلمان ممالک کے اپنے بغل بچہ حکمرانوں کے ذریعے ایران کو دھمکانے کی کوشش کی جو ہنوز جاری ہے لیکن جب ایران نے حامی نہ بھری تو ایک منظّم طریقہ سے خود عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب، بحرین، متحدہ عرب امارات، کویت کے ذریعے ایران جو مسلکاً شیعہ اکثریت آبادی کا ملک ہے کو سبق سکھانے کے لئے اپنی قوت صرف کی۔ ایران اس وقت لبنان، فلسطین میں اپنا پورا پورا اثر رکھتا ہے۔ حزب اللہ اور حماس نے اسرائیل کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ امریکا کبھی بھی نہیں چاہتا کہ اس کی مرضی کے خلاف مسلم ممالک میں کوئی بھی حکمران پَر مارے اور یہ کہ اسرائیل کو کوئی نقصان پہنچے اور نہ ہی عرب ممالک کے مطلق العنان حکمران یہ چاہتے ہیں کہ ایران کا اثر و رسوخ عرب ممالک میں بڑھے اور جمہوری طرز حکمرانی رواج پائے۔ ایران سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے نہ تو سیاسی حربے کام آئے اور نہ ہی فوجی لہٰذا مذہب کا سہارا لیا گیا۔ مسلمان مذہب کے معاملہ میں بہت حساس اور جذباتی ہوتا ہے۔ مسلمان خود چاہے جتنا بھی گناہگار کیوں نہ ہو وہ مذہب سے متعلق ذرہ بھر بھی گستاخی، توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں میں پہلے سے موجود مختلف مکاتب فکر سنی، شیعہ، وہابی، میں سخت گیر موقف رکھنے والے لوگوں کو

استعمال کیا گیا اور اس لڑائی کیلئے پاکستان کو میدان جنگ بنایا گیا۔ جس کا نتیجہ آج ہمیں سانحہ راولپنڈی سمیت ملک بھر میں نظر آتا ہے جو نہ صرف قابل افسوس ہے بلکہ بہت ہی قابل مذمت بھی ہے۔

پاکستان مسلم دنیا میں ایک اہم حیثیت رکھتا ہے سیاسی، مذہبی، معاشی اور عسکری لحاظ سے منفرد ملک ہے۔ اس کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت سے بھی انکار نہیں ہے۔ پاکستان مسلم دنیا کی پہلی ایٹمی قوت ہے جو بھارت سمیت اسرائیل اور امریکا کو ایک آنکھ بھی نہیں بھاتا اسے کمزور اور غیر مستحکم کرنے کیلئے پاکستان دشمن قوتیں باہم متفق ہیں اور ایک ہی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔ ان پاکستان دشمن قوتوں کو پاکستان کے اندر ہی میر جعفر اور میر صادق کی ضرورت تھی جو انہیں بآسانی مل گئے۔ 1980ء میں شیعہ سنی فسادات کا بیج بویا گیا جو اب ایک تن آور درخت بن چکا ہے۔ میں بارہا اپنے کالموں میں اس بات کا اظہار کر چکا ہوں کہ پاکستان میں غالب اکثریت سوادِاعظم اہلسنّت کی ہے جو اولیاء کرام، صوفیاء عظام کی تعلیمات پر یقین رکھتے ہیں جن کی زندگی کا مقصد اور تعلیمات امن و آشتی کا پیغام تھا، جن کے ہاں مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی خود کو محفوظ سمجھتے تھے۔ ان کے لنگر سے مسلم اور غیر مسلم، ہندو، سکھ، عیسائی سب ہی پیٹ بھرتے ہیں تو پھر سنی شیعہ فساد کیسا؟ ملک پاکستان بنانے والوں میں تمام مکاتب فکر کے اکابرین شامل تھے سوائے چند ایک کے لیکن برا ہو امریکا کا اس نے ایران دشمنی میں شیعوں کو کافر قرار دلا کر ان کا قتل عام شروع کرا دیا۔ سپاہ صحابہ بنی، پھر لشکر جھنگوی اور دیکھتے ہی دیکھتے بیسوں فرقہ پرست تنظیمیں عمل میں آگئیں اور شیعوں نے دفاعی طور پر سپاہ محمد بن کر میدان خالی نہ چھوڑا۔ کافر، کافر کے نعروں سے فضا گونجنے لگی۔ اس کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ سب کچھ حکمرانوں، سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور ملکی اداروں کے سائے میں ہوتا رہا بلکہ حکمرانوں کی سرپرستی میں ہوتا رہا۔ مجھے یاد ہے کہ جولائی 84-1983ء کا دور تھا جب مری میں مولوی چراغ الدین شاہ دیوبندی مکتب فکر کے نامور عالم دین ہیں ان کے زیر انتظام ڈاکخانے والی جامع مسجد میں دورہ تفسیر القرآن کے تقسیم اسناد کا جلسہ ہو رہا تھا اور راجہ ظفر الحق وزیر وفاقی مذہبی امور حکومت پاکستان مہمانِ خصوصی تھے، تو مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شیعوں کے خلاف تقریر کر رہے تھا اور مجمع سے نعرے بلند ہو رہے تھے کافر کافر شیعہ کافر۔ تب تک سپاہ صحابہ بھی نہ بنی تھی اور نہ ہی سپاہ محمد لیکن یہ شدت پسندی بڑھتی گئی جس نے اب پورے ملک کو اپنے لپیٹ میں لے لیا۔ اب تک ہزاروں قیمتی جانیں لقمہ اجل بن چکی ہیں۔

امسال حکومت پاکستان نے نہایت شاندار سیکیورٹی کے سخت انتظامات کئے تھے سوائے کراچی میں 9 محرم الحرام کے پورے ملک میں 10 محرم الحرام کا دن بھی امن سے گزرا تھا لیکن سانحہ راولپنڈی نے ان سب کوششوں پر پانی پھیر دیا جو ملک بھر میں ان کیلئے کی گئی تھی۔ اس سانحہ کے بعد ملک بھر میں حالات کشیدہ ہو گئے۔ بہاولنگر، ملتان، بنوں، فیصل آباد سے خبریں

موصول ہو رہی ہیں کہ حالات کشیدہ ہیں۔ حکومت کو حالات کنٹرول کرنے کے لئے کرفیو کا نفاذ عمل میں لانا پڑا۔ ملک بھر میں علماء کرام سر جوڑ کر بیٹھے ہیں کہ اس آگ کو کس طرح ٹھنڈا کیا جائے؟ خدا کرے کہ آئندہ چند دنوں میں حالات کوئی بہتری کی طرف جائیں اور امن کی صورت نکلے۔ حکومت نے اعلیٰ ججوں پر مشتمل کمیٹی بھی تشکیل دی ہے جو جلد تحقیقات کر کے رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی جس پر عملدرآمد ہی مسئلہ کا حل ہے۔

پاکستان کی مذہبی جماعتوں دفاع پاکستان کونسل، وفاق المدارس اور دیوبندی مکتب فکر کی تنظیمات نے آئندہ جمعۃ المبارک کو ہڑتال کی کال دی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر دو فریقین شیعوں اور دیوبندیوں کی طرف سے اشتعال کے نتیجہ میں مولانا غلام اللہ خان دیوبندی کے مدرسہ تعلیم القرآن اور مسجد سمیت مارکیٹ جل کر تباہ ہوگئی اور اب تک گیارہ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ متاثرین کو احتجاج کا حق بھی ہے لیکن اگر معاملات کو ہر دو فریقین کی قیادت ٹھنڈے دل سے ختم کرنے کی کوشش نہ کرے تو یہ خدشہ ہے کہ یہ آگ پورے ملک کو ایک بار پھر اپنی لپیٹ میں لے گئی۔ حکومت اور دونوں فریقین کی قیادت کا فرض بنتا ہے کہ وہ کالعدم تنظیموں کو ایک طرف رکھ کر اس کے خاتمہ کے لئے اقدامات کریں۔ یہاں یہ بات بھی جاننا ضروری ہے کہ یہ فسادات سنی اور شیعہ نہیں ہیں (**یہ دیوبندی وہابی اور شیعہ فساد ہے۔ ادارہ**) اہلسنّت کا موقف وہی ہے جو جماعت اہلسنّت پاکستان، پاکستان سنی تحریک اور سنی اتحاد کونسل پاکستان نے پریس کے ذریعے جاری کیا ہے اور یہی حضرات اس ملک کی غالب اکثریت ہیں جن کا کسی فتنہ فساد اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اس موقع پر میڈیا کا فرض بھی بنتا ہے کہ اصل صورتحال سے عوام کو آگاہ کرے وہ جلتی پر تیل نہ چھڑکیں اور من گھڑت خبروں سے اجتناب کریں۔ اس سانحہ میں ملوث افراد کی گرفتاری کو ہر صورت ممکن بنایا جائے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ شاید اس سے غمزدہ خاندانوں کا کچھ غم ہلکا ہو۔ لیکن اگر سانحہ راولپنڈی کو بھی صرف بیرونی عناصر کی سازش قرار دے کر خاموشی اختیار کر لی گئی تو پھر یہ آگ پورے ملک میں بھڑکنے کا خدشہ ہے جس پر قابو پانا نہ صرف حکومت بلکہ عوام کیلئے بھی مشکل ہو جائے گا۔ صرف اس ایک واقعہ کے باعث 30 ارب روپے کا نقصان ہوا ہے تو باقی ملک کا کیا حال ہوگا؟ پاکستان پہلے ہی معاشی بحران کا شکار ہے۔ کرفیو کے نتیجہ میں لوگوں کا کاروبار، ملازمت، روزگارِ زندگی سب متاثر ہوں گے۔ کرفیو کے دوران شہریوں نے جس طرح زندگی کے لمحات گزارے ہیں انتہائی تکلیف دہ اور بیان سے باہر ہیں اس لئے عملی اقدامات کی اشد ضرورت ہے جو حکومت کا فرض بھی بنتا ہے اور ذمہ داری بھی اور یہ

شیعہ سنی فساد نہیں شیعہ وہابی فساد ہے

حضرت آدم علیہ السلام کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا

۹ ذوالحجہ سوموار کو جب ہم ٹرین کے ذریعے منیٰ شریف سے میدانِ عرفات میں جا پہنچے تو احبابِ محبت کہنے لگے کہ آج ہم اپنے بابا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہو کر اس میدان میں اپنے رب کریم سے اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کی مغفرت طلب کریں اور انہیں کی سنت مبارکہ کے مطابق اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا وسیلہ دے کر دعا مانگیں گے۔ ہمارے ساتھ چلنے والوں میں کچھ لوگ وسیلہ کا نام سنکر چونک پڑے کہ نہیں ..جی..نہیں ... یہاں کوئی وسیلہ نہیں یہ ساری من گھڑت باتیں ہیں... بس اللہ ہی سے مانگنا ہے وسیلہ کا کیا کام ہمارے احباب سے بعض تو ان سے الجھنے لگے فقیر نے انہیں منع کیا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں..... اللہ کی پناہ جب سے نجدی شریعت نے زور پکڑا ہے بغض محبوبان خدا کے مرض کی وجہ سے احادیث صحیحہ کا انکار ہو رہا ہے امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے دعا فرمائی تھی اس کا ذکر اشارتاً اور صراحۃً قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں موجود ہے چنانچہ قرآن مجید میں سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (پارہ ۳، سورۂ آل عمران، آیت ۸۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس آیت مبارکہ میں جو عہد اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے لیا وہ عالم ارواح میں لیا تو ثابت ہوا کہ تمام انبیاء کرام کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی عالم ارواح میں پتہ چل گیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بہتر اور افضل ذات ہیں سو حضرت آدم علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائے تو ان سے جو لغزش سرزد ہوئی تھی اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

وسیلہ پیش کیا۔

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ○ (پارہ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۳۷)

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اس آیت کریمہ میں جن کلمات کے سیکھنے کا ذکر ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی ان کلمات کے متعلق یہ روایت ہے۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم لما اقترف آدم الخطیئة قال یا رب أسألک بحق محمد لما غفرت لی فقال اللہ یا آدم و کیف عرفت محمدا و لم أخلقه ؟ قال یا رب لأنک لما خلقتنی بیدک و نفخت فی من روحک و رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا إله إلا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت أنک لم تضف إلی اسمک إلی أحب الخلق فقال اللہ صدقت یا آدم إنه لأحب الخلق إلی ادعنی بحقه فقد غفرت لک و لولا محمد ما خلقتک

هذا حدیث صحیح الإسناد

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو انہوں نے اللہ کے حضور عرض کیا: اے میرے پروردگار ! میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں تو مجھے بخش دے، اللہ تعالی نے فرمایا: اے آدم! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانتے ہو ابھی تو وہ دنیا میں تشریف نہیں لائے ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تو نے جب مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح خاص مجھ میں پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ قوائم عرش پر ''**لا إله إلا اللہ محمد رسول اللہ**'' لکھا ہوا پایا، تو میں جان گیا کہ تو نے اپنے نام مبارک کے ساتھ انہیں کا نام پاک ملایا ہے جو ساری مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پسندیدہ ومحبوب ہیں اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم! تم نے سچ کہا، بیشک وہ ساری مخلوق میں میرے پاس سب سے زیادہ محبوب ترین ہیں تم ان کے وسیلہ سے دعا کرو میں ضرور تمہیں مغفرت عطاء کروں گا، اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔

اس کی اسناد صحیح ہیں۔

یہ حدیث مبارکہ مختلف الفاظ اور راویوں سے ان کتب احادیث میں موجود ہے۔

☆ مستدرک علی الصحیحین، کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبیاء والمرسلین،باب و من کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم التی ھی دلائل النبوۃ ،جلد ۲ ،صفحہ ۶۷۲ ، حدیث نمبر ۴۲۲۸

☆ المعجم الأوسط ،جلد ۶ ، صفحہ ۳۱۳ ،حدیث نمبر ۶۵۰۲

☆المعجم صغیر الطبرانی،کتاب حرف المیم، باب المیم من اسمہ محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)،جلد ۲ ، صفحہ ۱۸۲ ، حدیث نمبر ۹۹۲

☆ دلائل النبوۃ للبیھقی،کتاب جماع أبواب غزوۃ تبوک،باب ما جاء فی تحدث رسول اللہ ﷺ جلد ۶ ،صفحہ ۱۱۸ ، حدیث نمبر ۲۲۴۳

☆ مجمع الزوائد،کتاب علامات النبوۃ،باب عظم قدرہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۸ ،صفحہ ۴۵۳ ،حدیث ۱۳۹۱۷

☆ کنز العمال، کتاب الفضائل من قسم الأفعال ،الفصل الثالث فی فضائل متفرقۃ تنبیء عن التحدث بالنعم،جلد ۱۱ ،صفحہ ۴۵۵ ، حدیث نمبر ۳۲۱۳۸

☆ تفسیرالدرالمنثور،سورۂ بقرہ آیت ۳۷ ،جلد ۱ ، صفحہ ۹۱

☆ تفسیر روح البیان،سورۂ الرعد،جلد ۴ ، صفحہ ۲۵۸

☆ الشریعۃ الامام أبو بکر محمد بن الحسین الآجُری ،صفحہ ۳۹۷

☆ المواھب اللدنیۃ ،المقصد الاول، جلد ۱ ، صفحہ ۴۷

☆ شرح المواھب،المقصد الاول، جلد ۱ ،صفحہ ۱۱۹

☆ الخصائص الکبری ،باب فائدۃ فی أن رسالۃ النبی(صلی اللّٰہ علیہ وسلم)عامۃ لجمیع الخلق والانبیاء وامم‍ھم کلھم من امتہ، جلد ۱ ،صفحہ ۱۰

☆ سبل الھدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد، الباب الخامس فی کتابۃ أسمہ الشریف مع اسم اللّٰہ تعالی علی العرش وسائر ما فی الملکوت وما وجد علی الحجارۃ القدیمۃ فی نقش اسمہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، جلد ۱ ، صفحہ ۸۵

☆ السیرۃ النبویۃ لابن کثیر،جلداول، صفحہ ۳۲۰

☆خلاصة الوفاء بأخبار دار المصطفى، الفصل الثانی فی توسل الزائر به صلی اللّٰه علیه وسلم إلی ربه تعالی، جلد ۱، صفحه ۴۹

☆ تاریخ دمشق، حرف الالف، باب آدم نبی اللّٰه یکنی أبا محمد ویقال أبو البشر، جلد۷، صفحه ۴۳۷

☆ البدایة والنهایة، باب خلق آدم علیه السلام، ذکر احتجاج آدم وموسیٰ علیهما السلام، جلد ۱، صفحه ۹۱

☆الفتاوی الحدیثیة لابن حجر الهیتمی، جلد ۱، صفحه ۱۳۴

☆حجة اللّٰه علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ﷺ

میرے حضور قبلہ والدگرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ نے تو حدیث لولاک کو 63 کتب احادیث سے تخریج فرمایا ہے۔

مدرسہ اویسیہ منبع الفیوض حامد آباد کا سالانہ جلسہ

حضور فیض ملت نوراللہ مرقدہٗ کے آبائی گاؤں حامد آباد میں قائم کردہ قدیم ادارہ جامعہ اویسیہ منبع الفیوض حامد آباد (ضلع رحیم یارخان) کا سہ روزہ سالانہ جلسہ جانشین حضور فیض ملت علامہ صاحبزادہ حاجی محمد عطاء الرسول اویسی کی نگرانی میں ہوا جس میں مقتدر علماء کرام مشائخ عظام تشریف لائے سامعین کے لئے ہمہ وقت لنگر نبوی کا اہتمام اہل حامد آباد نے کیا۔ (محمد اعجاز اویسی، محمد شفاعت رسول اویسی)

انجمن احباب اہلسنت کی کارکردگی

اہل سنت کے معروف عالم علامہ مولانا احمد حسین قاسم الحیدری کی نگرانی یہ انجمن اشاعتی محاذ پر بہت زبردست کارنامہ سرانجام دے رہی ہے۔ گذشتہ کئی مختلف مسائل لاکھوں رسائل وکتب تقسیم ہو چکے ہیں۔ زیرنظر رسالہ میں مکمل تفصیلات ہیں صرف 8 روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

مولانا احمد حسین قاسم الحیدری سہنسہ آزاد کشمیر

یزید کے کرتوتوں کی سیاہی کا نمونہ

(گذشتہ سے پیوستہ) حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے مضمون سے اکتساب

یزیدی مدینہ میں گھس آئے پہلے پہل حرم نبوی کے پناہ گزینوں نے بڑی شدومد کے ساتھ مدافعت کی مگر تابہ کے عبداللہ مطیع رئیس قریش مع اپنے سات فرزندوں کے شہید ہوگئے۔آخر میں شامی درندے اس حرم پاک میں گھس پڑے نہایت بیدردی کے ساتھ قتلِ عام کیا ایک ہزار سات سو مہاجرین وانصار صحابہ کرام اور کبار علمائے تابعین کو سات سو حفاظ کو اور دو ہزار اُن کے علاوہ عوام الناس کو ذبح کیا نہ بوڑھے بچے، نہ مرد نہ عورتیں، مال ومتاع جو کچھ ملا سب لوٹا، ہزاروں دوشیزگانِ حرمِ مصطفیٰ کی عصمت دری کی، مسجد نبوی میں گھوڑے دوڑائے، ریاض الجنتہ میں گھوڑے باندھے، گھوڑوں کی لید و پیشاب سے اسے ناپاک کیا، تین دن تک کسی اہلِ مدینہ کی یہ جرأت نہ ہوسکی کہ مسجدِ نبوی میں جا کر نماز واذان ادا کرلے اور نہ ان یزیدی درندوں کو اس کی توفیق ہوسکی۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ریش مبارک نوچ لی گئی۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا۝ (پارہ۱۶، سورۂ مریم، آیت ۹۰)

قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر

جان اُسی کی بچی جس نے یزید کی بیعت کی

ثم دعاهم إلى بيعة يزيد أنهم أعبد له قن فى طاعة الله ومعصيته، فأجابوه إلى ذلک؛ إلا رجلا واحدا من قريش

(اتحاف الجماعة بما جاء فى الفتن والملاحم وأشراط الساعة، كتاب الفتن، باب ماجاء فى وقعة الحرة، جلد ا ، صفحه ۲۴۵)

مدینہ تین دن لوٹنے کے بعد یزید کے حق میں اس بیعت کی دعوت دی گئی کہ یہ لوگ یزید کے غلام ہیں۔اللہ عزوجل کی طاعت ومعصیت میں ان درندوں کے ظلم وستم سے مرعوب ہوکر سب نے یہ بیعت کرلی ایک قریشی صاحب نے نہیں کی تو اسے قتل کردیا۔

کعبہ معظّمہ اور یزید پلید سعید ابنِ مسیّب رضی اللہ عنہ (جو کبار تابعین اور فقہاء سبعہ میں ہیں) کو پکڑا اور ان سے یزید کی بیعت لینی چاہی اُنہوں نے فرمایا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم اجمعین کی سیرت پر بیعت کرتا ہوں۔ابنِ عقبہ نے حکم دیا

کہ انہیں قتل کر دیا جائے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے ان کے جنوں کی گواہی دی جب کہیں جا کر ان کی جان بچی پھر یزید کے حکم کے بموجب یزیدی لشکر مکہ معظّمہ پر حملہ آور ہوا اس ارضِ پاک کا جس کے جنگلی جانور کو اُڑا کر اس کی جگہ سایہ میں نہیں بیٹھ سکتے محاصرہ کر لیا۔ آتش بازی کر کے کعبۃ اللہ کے پردے اور چھت کو جلا دیا جس سے فدیہ اسمٰعیل کے سینگ جل گئے اسی اثناء میں ان سارے مظالم کے بانی مبانی یزید کو اپنے کیفرکردار تک پہنچنے کا وقت آ گیا اور وہ اپنے ٹھکانے لگ گیا۔

پلید یزید کے بیٹے کی عینی شہادت ؏ باپ کے احوال کو بیٹے سے زیادہ اُس صدی کے بعد والا نہیں جان سکتا معاویہ بن یزید کو جب اس کے تخت پر بٹھایا گیا تو اُنہوں نے جو خطبہ دیا وہ تاریخ کی کتابوں میں یوں مروج ہے۔

ثم قلد أبی الأمر وكان غير أهل له ونازع ابن بنت رسول الله فقصف عمره وانبتر عقبه وصار فی قبره رهيبا بذنوبه ثم بكى وقال إن من أعظم الأمور علينا علمنا بسوء مصرعه وبئيس منقلبه وقد قتل عترة رسول الله وأباح الحرم وخرب الكعبة

(الصواعق المحرقة،الفصل الثالث فی الأحاديث الواردة فی بعض أهل البيت كفاطمة وولديها رضی الله عنهم ، جلد ۲ ،صفحه ۶۴۱)

پھر میرے باپ کو حکومت دی گئی وہ نالائق تھا نواسۂ رسول ﷺ سے لڑا۔ اس کی عمر کم کر دی گئی اور اس کی نسل تباہ کر دی گئی وہ اپنی قبر میں گناہوں کے وبال میں گرفتار ہو گیا پھر رویا اور کہا ہم پر سب سے زیادہ گراں اس کی بُری موت اور بُرا ٹھکانہ ہے اس نے عترتِ رسول ﷺ کو قتل کیا، شراب حلال کی اور کعبہ کو برباد کیا۔

سلاسلِ طیبہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کے پیرانِ پیر کی گواہی ؏ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

للّٰہ ما كاد ينجو منهم واحد قتل فيها خلق كثير من الصحابة ومن غيرهم فإنا لله وإنا إليه راجعون

(الصواعق المحرقة،الفصل الثالث فی الأحاديث الواردة فی بعض أهل البيت كفاطمة وولديها رضی الله عنهم ، جلد ۲ ،صفحه ۶۳۴)

تمہیں پتہ ہے واقعہ حرہ کیا ہے واللہ بہت کم اہلِ مدینہ اس سے بچے صحابہ کرام اور ان کے علاوہ ایک خلقِ کثیر مقتول ہوئی۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ)

امام ذہبی کا بیان ؏ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل مع شربه الخمر وإتيانه المنكرات اشتد عليه الناس وخرج عليه

غير واحد

(الصواعق المحرقة، الفصل الثالث فى الأحاديث الواردة فى بعض أهل البيت كفاطمة وولديها رضى الله عنهم ، جلد ۲، صفحه ۶۳۴)

یزید نے اہلِ مدینہ کے ساتھ جو کچھ کیا، شراب پینے ، منکرات کا ارتکاب کرنے سے لوگ اس کے خلاف ہو گئے اور اس کی بیعت بہتوں نے توڑ دی۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور ابنِ جوزی رضی اللہ عنہ وغیرہ اس پر لعنت کو جائز قرار دیتے ہیں چنانچہ ابنِ سبط جوزی نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ''الرد على المتعصب العنيد المانع من ذم يزيد'' ہے۔

(الصواعق المحرقة، الفصل الثالث فى الأحاديث الواردة فى بعض أهل البيت كفاطمة وولديها رضى الله عنهم ، جلد ۲، صفحه ۶۳۴)

شیخ احمد صبان اسعاف الراغبین میں تحریر کرتے ہیں

قدقال الامام أحد بكفره و ناهيک به ورعا وعلما تقتضيان أنه لم يقل ذلک الالما ثبت عنده من أمور صريحة وقعت منه توجب ذلک ووافقه على ذلک جماعة كابن الجوزى وغيره

(اسعاف الراغبين فى سيرة المصطفى وفضائل أهل بيته الطاهرين، باب الكلام على سيدنا الحسين رضى الله عنه وعن باقى أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فصل وأما الحسين ، صفحه ۷۵)

بے شک امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے یزید کو کافر کہا اور ان کا علم و ورع اس بات کا مقتضی ہے کہ انہوں نے یزید کو کافر اسی وقت کہا ہوگا جب کہ ان کے نزدیک صریح طور پر وہ امور ثابت ہو گئے ہوں گے اور یزید سے وہ باتیں واقع ہوئی ہوں گی جو موجب کفر ہے اور کفر یزید کے قول پر علماء کی ایک جماعت نے ان کی موافقت کی ہے جیسے ابن جوزی وغیرہ۔

وبعد اتفاقهم على فسقه اختلفوا فى جواز لعنه بخصوص اسمه فأجازه قوم منهم ابن الجوزى ونقله عن أحمد وغيره

قال ابن الجوزى وصنف القاضى أبو يعلى كتابا ذكر فيه بيان من يستحق اللعن وذكر منهم يزيد

(الصواعق المحرقة، الفصل الثالث فى الأحاديث الواردة فى بعض أهل البيت كفاطمة وولديها رضى الله عنهم ، جلد ۲، صفحه ۶۳۴)

بے شک یزید کے فسق پر اجماع ہے بہت سے علمائے کرام نے یزید کا نام لے کر اسے لعنت کرنے کو جائز رکھا ہے۔ امام احمد

سے بھی یہی مروی ہے۔ ابنِ جوزی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ قاضی ابو یعلی نے مستحقینِ لعنت کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے اس میں یزید کا بھی نام ذکر کیا ہے۔

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان: علامہ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ شرح عقائد میں جو درسِ نظامی کی مشہور و معروف کتاب ہے فرماتے ہیں۔

والحق أن رضا يزيد بقتل الحسين واستبشاره بذلك وإهانته أهلي بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مما تواتر معناه وإن كان تفصيله آحادا قال فنحن لا نتوقف في شأنه بل في كفره وإيمانه لعنة اللّٰه عليه وعلى أنصاره وأعوانه

(شذرات الذهب، ذكر سنة احدى وستين، جلد ۱، صفحه ۶۹، مطبوعه دمشق)

حق تو یہ ہے کہ یزید کی رضا قتلِ حسین رضی اللہ عنہ پر اور اس کا اس پر خوش ہونا اہل بیت نبوت کی توہین کرنا متواتر المعنی ہے اگرچہ اس کی تفصیل آحاد ہے بس ہم اس کے معاملہ میں توقف نہیں کرتے بلکہ اس کے ایمان میں وہ یقیناً کافر ہے اس پر اس کے اعوان و انصار پر اللہ کی لعنت ہو۔

اگرچہ علماءِ محتاطین نے یزید کے معاملہ میں سکوت فرمایا ہے کہ کفر کے لئے جس درجہ کا ثبوت درکار ہے وہ نہیں ہے یہی ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم بھی اسے کافر کہنے سے سکوت کرتے ہیں لیکن عرض ہے جس بدنصیب کے بارے میں اتنے جلیل القدر ائمہ اور علماء کفر کا فتویٰ دیں اسے لائق فائق زاہد وہی کہے گا جو دینی اُمور سے غافل اور بے خبر ہوگا۔

سوال ﴿ قسطنطنیہ کی جنگ میں یزید امیرِ لشکر تھا اس غزوہ میں تمام شامل ہونے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی فرمایا چنانچہ بخاری شریف کے حاشیہ پر ہے۔

قال المهلب في هذا الحديث منقبة لمعاوية لأنه أول من غزا البحر ومنقبة لولده يزيد لأنه أول من غزا مدينة قيصر

(فتح الباري لابن حجر، قوله باب ما يذكر في السكين، جلد ۶، صفحه ۱۰۲)

اس حدیث کے بارے میں محدث المہلب نے فرمایا کہ یہ حدیث منقبت میں ہے حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے بحری جہاد کیا اور منقبت میں ہے ان کے فرزند (یزید کے) کہ اُنہوں نے ہی سب سے پہلے مدینہ قیصر قسطنطنیہ پر جہاد کیا۔

جواب ﴿ یہ مخالفین نے خیانت کی ہے کہ حاشیہ کی ادھوری عبارت نقل کی ہے حقیقت یہ ہے کہ شارحینِ حدیث ہذا نے مہلب

کا یہ قیاس نقل کر کے اسے رد فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شارحینِ حدیث یزید کو لائقِ مغفرت نہیں مانتے۔ بخاری کے حاشیہ پر وہیں متصل مندرجہ ذیل عبارت صاف ہے۔

وتعقبه بن التين وبن المنير بما حاصله أنه لا يلزم من دخوله فى ذلك العموم أن لا يخرج بدليل خاص إذ لا يختلف أهل العلم أن قوله صلى الله عليه و سلم مغفور لهم مشروط بأن يكونوا من أهل المغفرة حتى لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلك لم يدخل فى ذلك العموم اتفاقا فدل على أن المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرة فيه منهم

(فتح البارى لابن حجر، قوله باب ما يذكر فى السكين، جلد٦، صفحه١٠٢)

مہلب کے قیاس کو ابنِ تین اور ابنِ منیر نے یوں رد کیا کہ عموم کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ دلیلِ خاص سے کوئی نکل نہ سکے اس لئے کہ حضور ﷺ کا ارشاد مغفور لہم اس چیز کے ساتھ مشروط ہے کہ اہلِ لشکر مغفرت کے ہوں اگر کوئی لشکریوں میں سے اس کے بعد مرتد ہو جائے تو وہ اس بشارت کے عموم میں ہرگز داخل نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ مغفور لہم کی بشارت انہیں کو شامل ہے جس میں مغفرت کی اہلیت ہے۔

خلاصۂ جواب اس کا حاصل یہ ہے کہ مغفور لہم کی بشارت انہیں لوگوں کو شامل ہے جو لشکر کشی کے وقت مسلمان رہے ہوں اور آخر دم تک ایمان پر ثابت قدم رہے ہوں اگر کوئی اس جنگ کے وقت مسلمان تھا بعد میں کافر ہو گیا تو باتفاق علماء اس بشارت کا مستحق نہیں۔ اگر غزوہ کے بعد کوئی ایسا امر پایا گیا جو منافی مغفرت ہو تو وہ محروم رہ جائے گا اور ہم اُوپر ثابت کر آئے کہ یزید سے اس غزوہ کے بعد بہت سے ایسے امور سرزد ہوئے جن پر علماء نے کفر تک فتویٰ دیا ہے لہٰذا وہ اس بشارت کا مستحق نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ نماز و روزہ اور دیگر اعمالِ صالحہ کے لئے اعلیٰ اعلیٰ جزاؤں کا بیان ہے کیا جو بھی خواہ بدمذہب، بے دین ہی کیوں نہ ہو۔ نماز پڑھ لے تو وہ اس اجر کا مستحق ہو جائے گا نہیں ہرگز نہیں اعمال اور اجر کا دارو مدار ایمان، حسنِ نیت اور مقبولیت پر ہے ایمان نہیں خالصاً لوجہ اللہ نہیں تو وہ فاعل کبھی اجر کا مستحق نہ ہو گا اسی طرح اس حدیث کا مطلب ہوا کہ قسطنطنیہ کے جہاد کا اجر مغفرت ذنوب ہے لیکن یہ خلوص کے بعد ملے گا جس میں دونوں باتیں نہ ہوں وہ یقیناً محروم ہوگا۔ اس توجیہ کی تائید دوسری حدیث سے ہوتی ہے کہ فرمایا

وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنفُسِهِ وَمَالِهِ، فَإِذَا لَقِىَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ، فَذَاكَ فِى النَّارِ، إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ

(سنن الدرامى، كتاب الجهاد، باب فى صفة القتل فى سبيل الله، جلد٢، صفحه ٢٧٢، حديث

(۲۴۱۱)

ایک وہ منافق جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرتا ہے جب وہ دشمن کا سامنا کرتا ہے تو لڑتے ہوئے مارا جاتا ہے یہ جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔

علاوہ اس کے حدیث کا صاف واضح مطلب یہ ہے کہ جنگ میں جہاد کرنے والوں سے جنگ سے پہلے پہلے جو گناہ صادر ہوں بخش دیئے جائیں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ بعد میں چاہے کچھ بھی نافرمانی کرے پیشگی معاف کر دیا گیا اگر حدیث میں ماتقدم وما تاخر ہوتا تو ضرور مطلب ہوتا جب ماتقدم وما تاخر نہیں تو یہی مطلب متعین ہے کہ اس وقت جو خطا سرزد ہوئی ہوگی وہ سب بخش دی جائے گی۔

اس کی مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''شرح حدیثِ قسطنطنیہ'' میں دیکھئے

امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کا مقابلہ کیوں کیا؟ یہاں بتادینا ضروری ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کا اسی لئے مقابلہ نہیں کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو کرسی کی خواہش تھی (معاذ اللہ) بلکہ اس کے مقابلہ کے لئے اُٹھے کھڑے ہوئے کہ یزید خلافت کا اہل نہیں تھا اس لئے کہ وہ فاسق وفاجر تھا جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں اس پر تمام اُمت کا اتفاق ہے۔ خلافت نیابتِ رسول ہے خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں مسلمانوں کا دین بھی ہوتا ہے دنیا بھی ہوتی ہے فاسق کا فسق وفجور اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل میں خدا کا خوف نہیں وہ اپنی ہوس پرستی میں حدود شریعت کا لحاظ نہیں کرتا۔ اس لئے کہ فاسق کو یہ منصب سونپنے میں دین وملت کے برباد ہونے کا خطرہ ہے اس لئے کسی بھی فاسق وفاجر کو یہ منصب سونپنا حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے نزدیک درست نہیں تھا۔ دوسرے یہ کہ فاسق کو خلیفہ بنانے میں فاسق کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم وتکریم ناجائز اور گناہ ہے۔ اس لئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نزدیک یزید کی خلافت درست نہیں تھی۔ حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے مقامِ بیضہ میں اپنے اور حر کے ساتھیوں کو خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا اے لوگوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے ایسے بادشاہ کو دیکھا جو ظالم ہو، اللہ کی حرام کی چیزوں کو حلال کرتا ہو عہد الٰہی توڑتا ہو، سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہو، اللہ کے بندوں میں ظلم وتعدی کے ساتھ حکومت کرتا ہو اور دیکھنے والے کو اس پر قولاً یا عملاً غیرت نہیں آئی تو خدا کو یہ حق ہے کہ اس بادشاہ کی جگہ (دوزخ) میں اس (مداہن) کو ڈال دے۔ میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں ان لوگوں (یزید اور یزیدیوں) نے شیطان کی اطاعت کی رحمٰن کی اطاعت چھوڑ دی فساد مچایا حدود الٰہی کو بیکار کر دیا۔ مالِ غنیمت میں اپنا حصہ زیادہ لیا، حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا میں غیرت کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

فائدہ ☆ یہ خطبہ اگرچہ ابومخنف سے مروی ہے لیکن ابومخنف وضال وکذاب غیر مستند نہیں ہیں بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ مستند راوی اور قابلِ وثوق ناقل ہیں۔

نیز قاعدہ ہے کہ امام نے اس خطبہ میں جو حدیث پڑھی ہے اس کی تصدیق دوسری متفق صحیح حدیثوں سے ہوتی ہے اس لئے اس کے موضوع جاننے کی کوئی وجہ نہیں۔ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں یزیدیوں کے ایک ایک کرتوت مجمع عام میں بیان فرمائے مگر کسی کو ان باتوں کی تردید کی جرأت نہیں ہوئی جس سے ثابت ہو گیا حرام کو حلال کرنا، حلال کو حرام کرنا، حدودِ الٰہی کو معطل کرنا، مالِ غنیمت میں اپنا حصہ زیادہ لینا مختصر یہ کہ شیطان کی اطاعت کرنا یزید اور یزیدیوں کا شعار ہو چکا تھا ایسی صورت میں حدیث کو سامنے رکھیں کیا اس حدیث کے سامنے ہوتے ہوئے ابنِ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ چپکے سے یزید کے ہاتھوں میں ہاتھ دیتے یا بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے کنبہ لٹا کر اور سر خدا کی راہ میں دے کر دینِ مصطفیٰ کو بچاتے۔

قاعدۂ اسلام ☆ ایسے جابر اور فاسق بادشاہ کی عادتِ بد کے تغیر کے دو طریقے تھے ایک قول سے ایک فعل سے دیگر صحابۂ کرام نے قول سے کیا۔ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے فعل سے کیا فعل سے کرنا افضل تھا، نواسۂ رسول ﷺ کے شایانِ شان افضل تر عمل کرنا تھا وہی اُنہوں نے کیا۔ (رضی اللہ عنہ وعن رفقاۂ)

مزید تفصیل فقیر کی کتاب ''شرح حدیثِ قسطنطنیہ'' میں پڑھیں۔

پیغام کربلا کانفرنس و محفل درود سلام

۱۵ محرم الحرام بدھ بعد مغرب حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے مزار مبارک (جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور) پر پیغام کربلا کانفرنس ہوئی جس میں حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اُویسی میانوالی نے فلسفۂ شہادت امام حسین پیش کیا ملک کے معروف ثناء خواں محترم محمد فاروق مہروی نے ہدیہ نعت اور قصیدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جس میں شہر بھر کے علماء ومشائخ کرام شریک ہوئے۔ تقریب میں DPO بہاولپور محترم سہیل حبیب تاجک بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ انجمن تاجران بہاولپور عہدیدان نے بھی شرکت کی۔ یاد رہے کہ ہر چاند کی پندرہ کو دربار حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ پر محفل درود وسلام بھی منعقد ہوتی ہے جس میں جامعہ اویسیہ کے طلباء کے علاوہ پورا مہینہ درود شریف پڑھنے والے حضرات کا درود پاک جمع کر کے صاحب دورد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوعبداللہ محمد اعجاز اویسی)

سیدہ کائنات خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا ایثار یہودی کا قبول اسلام

ایک دفعہ قبیلہ بنوسلیم کا ایک بوڑھا ضعیف آدمی مسلمان ہوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دین کے ضروری احکام ومسائل بتائے اور پھر اس سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ مال بھی ہے؟ اس نے کہا خدا کی قسم بنی سلیم کے تین ہزار آدمیوں میں سب سے زیادہ غریب اور فقیر میں ہی ہوں۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں سے کون اس مسکین کی مدد کرے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس ایک اونٹنی ہے جو میں اس کو دیتا ہوں۔ آپ نے پھر فرمایا تم میں سے کون ہے جو اب اس کا سر ڈھانک دے۔ سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم اٹھے اور اپنا عمامہ اتار کر اس اعرابی کے سر پر رکھ دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس کی خوراک کا بندوبست کرے؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اعرابی کو ساتھ لیا اور اس کی خوراک کا انتظام کرنے نکلے۔ چند گھروں سے دریافت کیا لیکن وہاں سے کچھ نہ ملا۔ پھر سیدہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون ہے؟ انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا اور التجا کی کہ اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اس مسکین کی خوراک کا بندوبست کیجیے۔ سیدہ کائنات نے آبدیدہ ہو کر فرمایا اے سلمان (رضی اللہ عنہ) خدا کی قسم آج ہم سب کو تیسرا دن ہے فاقہ ہے۔ دونوں بچے بھوکے سوئے ہیں لیکن سائل کو خالی ہاتھ جانے نہ دوں گی۔ جاؤ یہ میری چادر شمعون یہودی کے پاس لے جا اور کہو فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہ چادر رکھ لو اور اس غریب انسان کی تھوڑی سی مدد کر دو۔ حضرت سلمان اعرابی کو ساتھ لے کر یہودی کے پاس پہنچے۔ اس سے تمام کیفیت بیان کی وہ حیران رہ گیا اور پھر پکار اٹھا اے سلمان! خدا کی قسم یہ وہی لوگ ہیں جن کی خبر تورات میں دی گئی ہے۔ گواہ رہنا کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باپ پر ایمان لایا۔ اس کے بعد کچھ غلہ حضرت سلمان کو دیا اور چادر بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو واپس بھیج دی، وہ لے کر ان کے پاس پہنچے۔ سیدہ نے اپنے ہاتھ سے اناج پیسا اور جلدی سے اعرابی کے لیے روٹی پکا کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو دی۔ انہوں نے کہا اس میں سے کچھ بچوں کیلئے رکھ لیجیے۔ جواب دیا سلمان جو چیز خدا کی راہ میں دے چکی وہ میرے بچوں کے لئے جائز نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روٹی لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ روٹی اعرابی کو دی اور فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے سر پر اپنا دستِ شفقت پھیرا آسمان کی طرف دیکھا اور دعا کی بارِ الٰہا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری بندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔

(ذکر صحابیات از حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ)

مجدد دین وملت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت امام احمد رضا خان ۱۰ شوّال المکرّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو شمالی بھارت کے شہر بریلی کے محلّہ جسولی میں پیدا ہوے۔ آپ اسلام کے ایک مشہور عالمِ دین تھے جن کا تعلق فقہ حنفی سے تھا۔ امام احمد رضا خان کی وجہ شہرت میں اہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت، آپ کی شان میں لکھے نعتیہ مجموعے اور آپ کے ہزار ہا فتاوی کا ضخیم علمی مجموعہ جو 30 جلدوں پر مشتمل فتاوی رضویہ کے نام سے موسوم ہے جسے فقہ حنفیہ میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت حاصل ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اہل سنت آپ ہی کی نسبت سے بریلوی کہلاتے ہیں۔

تحصیل علم ☆ امام احمد رضا خان نے دینی علوم کی تکمیل گھر پر اپنے والد حضرت مولانا نقی علی خان سے کی۔

بچپن ☆ مولانا نے چار برس کی ننھی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کیا اور چھ سال کی عمر میں ماہ مبارک ربیع الاول شریف کی تقریب میں منبر پر رونق افروز ہو کر بہت بڑے مجمع کی موجودگی میں میلاد شریف کے حوالے سے مدلل ومحقق تقریر فرما کر علماء ومشائخ کرام حیران کر دیا۔

تیرہ برس دس مہینے کی عمر میں ایک عالم دین ہوگئے ☆ ۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۸۶۹ء میں مولانا کو عالم دین کی سند دی گئی اور اسی دن والد نے مولانا کے علمی کمال اور پختگی کو دیکھ کر فتویٰ نویسی کی خدمت انکے سپرد کی جسے مولانا نے ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء اپنی وفات کے وقت تک جاری رکھا۔

سلسلہ تعلیم ☆ اعلیٰ حضرت نے اپنی چار برس کی ننھی سی عمر میں جب کہ عموما دوسرے بچے اس عمر میں اپنے وجود سے بھی بے خبر رہتے ہیں قرآن مجید ناظرہ ختم کرلیا۔ اردو فارسی کی کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مرزا غلام قادر بیگ علیہ الرحمہ سے میزان، منشعب وغیرہ کی تعلیم حاصل کی پھر آپ نے اپنے والد ماجد تاج العلماء سند المحققین حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سارے علوم پڑھے علم قرآن، علم تفسیر، علم حدیث، اصول حدیث، کتب فقہ حنفی، کتب فقہ شافعی و مالکی و حنبلی، اصول فقہ، جدل مہذب، علم العقائد والکلام جو مذاہب باطلہ کی تردید کے لئے ایجاد ہوا، علم نجوم علم صرف علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم منطق، علم مناظرہ، علم فلسفہ مدلسہ، ابتدائی علم تکحیہ، ابتدائی علم ہیئت، علم حساب تا جمع، تفریق، ضرب، تقسیم، ابتدائی علم ہندسہ تیرہ برس دس مہینے پانچ دن کی عمر شریف میں ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۹ نومبر ۱۸۶۹ء کو آپ فارغ التحصیل ہوئے اور دستارِ فضیلت سے نوازے گئے اسی دن مسئلہ رضاعت سے متعلق ایک فتوی لکھ کر اپنے والد ماجد کی

خدمت میں پیش کیا جواب بالکل صحیح تھا والد ماجد نے ذہن نقاد وطبع وقار دیکھ کر اسی وقت سے فتوی نویسی کی جلیل الشان خدمت آپ کے سپرد کر دی آپ نے تعلیم وطریقت حضرت مرشد برحق استاذ العارفین مولانا سید آل رسول مارہروی رضی اللہ عنہ سے حاصل کی مرشد برحق کے وصال کے بعد تعلیم طریقت نیز ابتدائی علم تکسیر وابتدائی علم جفر وغیرہ استاذ السالکین حضرت مولانا سید ابوالحسین احمد نوری مارہروی رضی اللہ عنہ سے حاصل فرمایا۔ شرح چغمینی کا بعض حصہ حضرت مولانا عبدالعلی رامپوری علیہ الرحمہ سے پڑھا پھر آپ نے کسی استاذ سے بغیر پڑھے محض خداداد بصیرت نورانی سے حسب ذیل علوم وفنون میں دسترس حاصل کی اوران کے شیخ وامام ہوئے، قرأت، تجوید، تصوف، سلوک، علم اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تواریخ، لغت، ادب، مع جملہ فنون، ارثماطیقی، جبر ومقابلہ، حساب ستینی، لوغارثمات یعنی لوگارثم، علم التوقیت، مناظرہ، علم الاکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیئت جدیدہ یانی انگریزی فلسفہ، مربعات، منتہی علم جفر، علم زائچہ، علم فرائض، نظم عربی، نظم فارسی، نظم ہندی، انشاء نثر عربی، انشاء نثر فارسی، انشاء نثر ہندی، خط نسخ، خط نستعلیق، منتہی علم حساب، منتہی علم ہیئت، منتہی علم ہندسہ، منتہی علم تکسیر، علم رسم خط قرآن مجید۔

حاصل کلام یہ ہے کہ مولانا کے اساتذہ کی فہرست تو بہت مختصر ہے لیکن مولانا نے بہت سے فنون میں کتابیں لکھیں حضرت مولانا ملک العلماء سید ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ نے ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۹۰۹ء میں مولانا کی تصانیف کی ایک فہرست "**المجمل المعد عتالیفات المجدد**" مرتب فرمائی اور آخر میں ایک جدول پیش کی جس میں ان سبھی علوم وفنون کا نام ہے جن میں ۱۳۲۷ھ تک مولانا کتابیں تصنیف کیں۔

(سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ، مرتبہ بدرالدین احمد قادری، ناشر قادری مشن بریلی شریف)

اساتذہ کرام ﷺ جن سے امام احمد رضا نے اکتساب علم وفیض فرمایا۔

مرزا غلام قادر بیگ بریلوی م ۱۳۰۱ھ، ۱۸۸۳ء

والد ماجد مولانا محمد نقی علی خان بریلوی م ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء

مولانا عبدالعلی خان رامپوری م ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۵ء تلمیذ علامہ فضل حق خیر آبادی م ۱۲۷۸ھ ۱۸۶۱ء

شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی م ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء مولانا نور احمد بدایونی م ۱۳۰۱ھ

شاہ آل رسول مارہروی م ۱۲۹۷ھ ۱۸۷۹ء تلمیذ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی م ۱۲۳۹ھ

امام شافعیہ شیخ حسین صالح م ۱۳۰۶ھ ۱۸۸۴ء

مفتی حنفیہ شیخ عبدالرحمٰن سراج م ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۳ء

مفتی شافعیہ شیخ احمد بن زین دحلان م ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۱ء قاضی القضاۃ حرم محترم

خدمات ﴿ درس وتدریس کے علاوہ مختلف علوم وفنون پر کئی کتابیں اور رسائل تصنیف وتالیف کیے۔ 50 سے زائد علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ انہوں نے عربی، فارسی اور اردو میں ایک ہزار کے قریب کتابیں تصنیف کیں۔ بعض جگہ ان کتابوں کی تعداد چودہ سو ہے۔

بیعت وخلافت ﴿ فاضل بریلوی ۱۲۹۴ھ، ۱۸۷۷ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۸ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ قادریہ میں بیعت سے مشرف ہوکر اجازت وخلافت سے بھی نوازے گئے- فاضل بریلوی کو جن روحانی سلاسل میں اجازت وخلافت حاصل تھی۔ اس کی تفصیل خود موصوف نے لکھی

قادریہ برکاتیہ جدیدہ، قادریہ آبائیہ قدیمہ، قادرہ رزاقیہ، قادریہ منوریہ، چشتیہ نظامیہ قدیمہ، قادرہ اہدلیہ، چشتیہ محبوبیہ جدیدہ، سہروردیہ فضیلہ، نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ، نقشبندیہ علائیہ علویہ، بدیعیہ، علویہ منامیہ وغیرھا

اس کے علاوہ مختلف اذکار اشغال واعمال وغیرہ کی بھی آپ کو اجازت حاصل تھی جیسے

خواص القرآن، اسماء الٰہیہ، دلائل الخیرات، حصن حصین، حزب البحر، حزب النصر، حرز الامیرین، حرز الیمانی، دعائے مغنی، دعا حیدری، دعا عزارائیلی، دعا سریانی، قصیدہ غوثیہ، قصیدہ بردہ شریف وغیرہم

زیارت روضہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وحج بیت اللہ شریف ﴿

ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ مطابق دسمبر ۱۸۷۷ء میں پہلی بار مولانا نے حج کیا پھر ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق اپریل ۱۹۰۶ء میں بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے ایک ماہ تک مدینہ طیبہ میں رہ کر زیارت کا شرف حاصل کرتے رہے مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ کے بڑے بڑے علماء آپ کے علمی کمالات اور دینی خدمات کو دیکھ کر آپ کے ہاتھوں پر مرید ہوئے اور آپ کو استاد وپیشوا تسلیم کیا۔

ردوہابیت ﴿ آپ کے زمانے میں نیچریوں، مکار صوفیوں، غیر مقلد وہابیوں، دیوبندی وہابیوں، قادیانیوں نے اسلام کے خلاف دھوکے کا جال بچھا کر بھولے بھالے مسلمانوں میں خوب گمراہی پھیلا رکھی تھی۔ آپ نے دین وشریعت کی حمایت میں ان سب گمراہ گروہوں سے چومکھیا لڑائی لڑ کر سب کا ردِ بلیغ فرمایا اور حق وباطل کو خوب واضح کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا۔

آپ کے فتاویٰ جات اور کتابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں بھٹکے مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائی۔ بہت سے وہ علماء جو

گمراہی کے سیلاب میں بہتے جارہے تھے آپ کی رہنمائی سے انہوں نے حق قبول کیا اور سیدھی راہ پر ہو گئے۔ جب وہابیوں، دیوبندیوں نے سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں گستاخی اور توہین آمیز کتابیں لکھیں اور مسلمانوں کو بگاڑنا شروع کیا تو آپ نے سینہ سپر ہو کر سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا پرچم لہرایا اور مسلمانوں کو سرکار کی محبت و تعظیم کا سبق دیا اور گستاخ ملاؤں کو لوہے کے چنے چبوادئے۔

تصانیف ۞ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کم وبیش مختلف عنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھیں ہیں۔

فتویٰ رضویہ ۞ یوں تو آپ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے۔ لیکن افسوس کہ سب کو نقل نہ کیا جاسکا، جو نقل کر لئے گئے تھے ان کا نام "العطا یا النبویه فی الفتاوی رضویه "رکھا گیا۔ فتاویٰ رضویہ (تخریج شدہ) جدید کی تیس جلدیں ہیں ہر فتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔ یہ غالباً اُردو زبان میں دنیا کا ضخیم ترین مجموعہ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً اکیس ہزار چھ سو چھپن (21656) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مشتمل ہے۔ جبکہ ہزار ہا مسائل ضمناً زیر بحث آئے ہیں قرآن وحدیث، فقہ منطق اور کلام وغیرہ میں آپ کی وسعت نظری کا اندازہ کے فتاویٰ کے مطالعے سے ہی ہوسکتا ہے اسے فقہ حنفیہ کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بجا ہوگا۔

دیوان حدائق بخشش ۞ امام احمد رضا خان کو شعر وشاعری سے بھی لگاؤ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت سی نعتیں، قصائد اور سلام لکھے ہیں آپ کا نعتیہ کلام دیوان ''حدائق بخشش'' ہے جس میں عربی، فارسی، اردو منظوم کلام ہے۔ اس کی شرح حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد فیض احمد اویسی رضوی (المتوفی ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ) نے الحقائق فی الحدائق عرف شرح حدائق بخشش ۲۵ جلدیں تحریر فرمائیں جس کی ۱۴ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جبکہ جلد اول تخریج کے ساتھ دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔

سلام رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام　　　شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

بہت مشہور ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے الازہر یونیورسٹی مصر کے ایک پروفیسر نے اس کا عربی منظوم ترجمہ کیا ہے۔ اس سلام رضا کی اردو میں شرح اہل سنت کے عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری (لاہور) نے لکھی جو قابل مطالعہ ہے۔

کنز الایمان ترجمہ قرآن شریف ۞ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ ''کنز الایمان'' کیا جو کہ اردو تراجم میں سب

پر فائق ہے۔ جس پر آپ کے خلیفہ صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ لکھا ہے۔ جبکہ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی (گجرات) نے بھی خزائن العرفان کے نام سے حاشیہ تحریر کیا ہے۔

وصال﴿ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق (۲۸ اکتوبر) ۱۹۲۱ء کو جمعۃ المبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ عین اذان کے وقت ادھر موذن نے حی الفلاح کہا اور ادھر امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

درگاہ شریف﴿ آپ کا مزار پرانوار انڈیا کے شہر بریلی شریف محلّہ سوداگران میں آج بھی زیارت گاہ خاص وعام بنا ہوا ہے۔

﴿اعلیٰ حضرت پر پی ایچ ڈی کرنے والے﴾

آپ کی زندگی، دینی خدمات، مکتوبات وتصانیف پر اکثر اسکالروں نے پی ایچ ڈی کی ہے۔ چند ایک کے نام یہ ہیں

☆ ڈاکٹر حسن رضا خان، پٹنہ یونیورسٹی، انڈیا ۱۹۷۹ ''عنوان فقیہ اسلام''

☆ ڈاکٹر مسز اوشا سانیال، کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک ۱۹۹۰ عنوان

Devotional Islam and Politics in British India

(Ahmad Raza Khan Barelivi and his Movement 1870-1920)

☆ ڈاکٹر سید جمال الدین، ڈاکٹر ہری سنگھ گور یونیورسٹی، ساگر، ایم پی ۱۹۹۲ء عنوان ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور ان کی نعت گوئی''

☆ ڈاکٹر محمد امام الدین جوہر شفیع آبادی، بہار یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا ۱۹۹۲ء عنوان ''حضرت رضا بریلوی بحیثیت شاعرِ نعت''

☆ ڈاکٹر طیب رضا، ہندو یونیورسٹی، بنارس، انڈیا ۱۹۹۳ء عنوان ''امام احمد رضا خان حیات وکارنامے''

☆ ڈاکٹر مجید اللہ قادری، جامعہ کراچی، پاکستان ۱۹۹۳ء عنوان ''کنز الایمان اور دیگر معروف اردو تراجم کا تقابلی جائزہ''

☆ ڈاکٹر حافظ الباری صدیقی، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان ۱۹۹۳ء عنوان ''امام احمد رضا بریلوی کے حالات افکار اور اصلاحی کارنامے (سندھی)''

☆ ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی، روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا ۱۹۹۴ء عنوان ''اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی''

☆ ڈاکٹر سراج احمد بستوی، کانپور یونیورسٹی، انڈیا ۱۹۹۵ء، عنوان ''مولانا احمد رضا خان بریلوی کی نعتیہ شاعری''

☆ ڈاکٹر مولانا امجد رضا قادری، ویر کنور سنگھ یونیورسٹی، آرہ، بہار، انڈیا ۱۹۹۸ء، ''عنوان امام احمد رضا کی فکری تنقیدیں''

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد انور خان، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان ۱۹۹۸ء عنوان ''مولانا احمد رضا بریلوی کی فقہی خدمات''

☆ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری، میسور یونیورسٹی، انڈیا ۲۰۰۲ء، عنوان ''امام احمد رضا کا تصورِ عشق''

☆ ڈاکٹر رضا الرحمٰن عاکف سنبھلی، روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی، انڈیا ۲۰۰۳ء، عنوان ''روہیل کھنڈ کے نثری ارتقا میں مولانا امام احمد رضا خان کا حصہ''

☆ ڈاکٹر غلام غوث قادری، رانچی یونیورسٹی، انڈیا ۲۰۰۳ء، عنوان ''امام احمد رضا کی انشاء پردازی''

☆ مسز ڈاکٹر تنظیم الفردوس، جامعہ کراچی، پاکستان ۲۰۰۴ء، عنوان ''مولانا احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری کا تاریخی اور ادبی جائزہ''

☆ ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان ۲۰۰۴ء، عنوان ''الشیخ احمد رضا شاعر عربیہ مع تدوین دیوانہ العربی''

☆ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی، بی آر امبیڈکر یونیورسٹی، مظفر پور، انڈیا ۲۰۰۴ء، عنوان ''امام احمد رضا اور ان کے مکتوبات''

یہ ۲۰۰۴ء تک پی ایچ ڈی کرنے والوں کی فہرست ہے بعد میں ان کی شخصیت پر پی ایچ ڈی کرنے والوں کی تفصیل ادارہ معارف رضا کراچی سے معلوم کی جاسکتی ہے تاہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

مزار فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ پر عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے

حضرت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے مزارِ انور پر عقیدتمندوں تلامذہ مریدین منسلکین متوسلین علماء کرام ومشائخ عظام حاضر ہوتے رہتے ہیں ماہ رواں میں آنے والی شخصیات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے

☆ مفتی غلام محمد سعیدی صاحب علی پور سے تشریف لائے۔

☆ ۱۰ محرم الحرام کی شب سرگودھا سے حضور فیض ملت کے محبوب خلیفہ الحاج بابا جی محمد حنیف مدنی قادری اویسی بانی وامیر دعوت ذکر مع ممبران مجلس شوریٰ محترم محمد صابر مدنی اویسی، علامہ محمد ندیم قادری اویسی، خواجہ مسعود احمد اویسی ودیگر دربار فیض ملت پر حاضر ہوئے اور ختم خواجگان اور محفل ذکر ہوئی۔

☆ باب المدینہ (کراچی) کے معروف عالم دین علامہ حافظ محمد رفیق درانی (فاضل جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور) حاضر ہوئے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

(علامہ محمد حامد رضا چشتی فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف)

قافلہ علم وحکمت کے سالارِ اعظم، مخدوم الاولیاء، قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین سندالواصلین حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کا شمار ایسی نابغہ روزگار ہستیوں میں ہوتا ہے جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ آپ کا اسم گرامی علی کنیت ابوالحسن لقب گنج بخش ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام عثمان ہے۔ آپکا سلسلہ نسب نو واسطوں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ سے جاملتا ہے آپ کی تاریخ ولادت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض بزرگوں کی روایت کے مطابق آپ ۴۰۰ھ میں سلطان محمود غزنوی کے عہد حکومت میں پیدا ہوئے۔ آپکا خاندان غزنی کے ممتاز اور عالم وفاضل گھرانوں میں شمار کیا جاتا تھا آپکو بچپن سے ہی حصولِ علم کا شوق بے چین رکھتا تھا۔ آپ نے اپنے زمانہ کے جلیل القدر علماء، فقراء اور عرفاء سے کسب فیض کیا تحصیل علم کے بعد مرشد کامل کی تلاش میں آپ نے بڑے طویل سفر کیئے بالآخر رسائی اس شیخ کامل تک ہوئی جنکی حسن تربیت اور فیض نظر کے باعث آپ سپہر معرفت پر آفتاب عالم تاب بن کر طلوع ہوئے اور اب تک دنیا ان کی ضوفشانیوں سے مستفید ہو رہی ہے۔ آپکے شیخ کامل کا اسم گرامی شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی ہے جو سلسلہ جنیدیہ کے شیخ کامل تھے۔ حضرت داتا گنج بخش اپنے مرشد گرامی سے حد درجہ عقیدت ومحبت فرمایا کرتے تھے پیرومرشد کے تعلق میں جو گہرائی دلی لگاؤ اور روحانی شیفتگی تھی اسے سمجھنے کے لئے یہ واقعہ مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ جب آپ کے مرشد گرامی کا وصال ہوا تو سر مبارک مرید باوفا حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کی آغوش میں تھا مرشد گرامی کے وصال کے بعد آپ غزنی میں لوگوں کی تعلیم و تربیت میں مشغول تھے کہ خواب میں پیرومرشد حضرت شیخ ابوالفضل ختلی نے فرمایا اے فرزند تمہیں لاہور کی خدمت پر مامور کیا جاتا ہے اٹھو اور لاہور جاؤ اپنے مرشد گرامی کے فرمان کی تکمیل کے لئے آپ نے فوراً لاہور کے لئے رخت سفر باندھا آپ نے لاہور میں تشریف فرما ہو کر ظلمت کدہ ہند میں اسلام کی شمع فروزاں کی آپکی تبلیغ سے بے شمار غیر مسلم اسلام لائے ہزاروں جاہل عالم بن گئے اور فسق وفجور میں مبتلا لاتعداد لوگ کامل انسان بن گئے۔ آپ کی تبلیغی مساعی کے اثرات لاہور کے علاوہ پورے برصغیر میں مرتب ہوئے اور حقیقت ہے کہ آج آپکا آستانہ پاک وہند کا سب سے بڑا روحانی مرکز ہے آج بھی لاہور کی شناخت پورے پاکستان میں داتا نگر سے کی جاتی ہے۔

حضرت داتا گنج بخش ایک بلند پایہ عالم بالغ نظر محقق اور معقول ومنقول کے جامع تھے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر متعدد

کتب تصنیف فرمائیں جنکے نام درج ذیل ہیں۔

کشف المحجوب، کتاب البیان لاہل العیان، سحر القلوب، الرعایۃ الحقوق اللہ، منہاج الدین، شرح کلام منصور حلاج، دیوان، کتاب الفناد۔ اس وقت آپ کی ''کشف المحجوب'' کے سوا کوئی تصنیف محفوظ نہیں۔ ''کشف المحجوب'' حقیقت میں علوم تصوف کا ایک جامع اور مختصر انسائیکلو پیڈیا ہے اس نادرو بے مثال کتاب کو جو مقبولیت اور پذیرائی نصیب ہوئی وہ اس موضوع پر لکھی جانے والی کسی اور فارسی تصنیف کے حصے میں نہیں آئی حضرت نظام الدین اولیاء نے اسے مرشد برحق کا لقب دیا۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار نے اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں ''کشف المحجوب'' سے استفادہ کیا۔ ''کشف المحجوب'' دراصل ایک مخلص رفیق سفر حضرت ابو سعید ہجویری کے چند سوالات کے جوابات میں آپ نے تحریر کی تھی۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری اخلاق حمیدہ کا اعلیٰ نمونہ تھے آپکی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کا مکمل نمونہ تھی آپکی شخصیت میں وہ تمام خوبیاں پائی جاتی تھیں جو ایک باعمل صوفی باشرع، متقی اور پرہیز گار انسان میں ہونی چاہیے۔

آپ نے ۴۶۵ھ میں دار فنا سے دار بقا کی طرف کوچ فرمایا آپ کا مزار منبع فیوض و برکات ہے یہی وجہ ہے کہ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے آپکے مزار اقدس کے ساتھ ملحق ایک حجرے میں چالیس روز چلہ کیا اس عرصہ میں حضرت ہجویری نے آپ پر جو لطف وعنایت کی بارش کی اسکا اندازہ خود حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری لگا سکتے ہیں۔ آپ نے جب آستانہ عالیہ سے رخصت ہونے کا ارادہ فرمایا تو آپکی زبان سے بے ساختہ حضرت ہجویری کی مدح میں یہ شعر جاری ہوگیا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

مرد خدا کی زبان سے نکلا ہوا یہ شعر زبان زد خاص و عام ہوگیا۔ نیز برصغیر کی مسلمہ علمی وفکری شخصیت شیخ احمد سرہندی فاروقی (مجدد الف ثانی) رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے مزار اقدس پر حاضری دی اور فرمایا مزار اقدس سے انوار وتجلیات کی ایک ایسی بارش برس رہی ہے جس سے تمام بلاد ہند مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت علامہ اقبال نے تو آپ کو کفرستان ہند میں شجر اسلام کا بیج بونے والا سید ہجویر ملت اسلامیہ کا مخدوم سرزمین پنجاب کو زندگی بخشنے والا اور دین حق کی آواز بلند کرنے والا جیسے القابات وخطابات سے نوازا ہے۔ فرمایا

سید ہجویر مخدوم امم مرقد او پیر سنجر را حرم

خاک پنجاب از دم او زندہ گشت　　　　　صبح ما از مہر او تابندہ گشت

ہجویر کا سید اقوام عالم کا سردار ہے عظیم صوفی پیر سنجر کے لئے اس کا مزار حرم مبارک کی مانند ہے

پنجاب کی خاک کو اس نے زندہ کر دیا　میری سحر اسی سورج سے تابندہ ہوئی

برصغیر میں علماء وصلحاء بادشاہوں وحکمرانوں اور تمام شعبہ زندگی کے عوام وخواص کی سب سے زیادہ شب وروز حاضری آپ کے مزار عالیہ پر ہوتی ہے فیوض وبرکات کے ساتھ ساتھ آ پ کا لنگر روز بروز وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے دنیا کے کسی بادشاہ کے دروازے پر اس قدر مہمان نوازی نہیں کی جاتی جو آپ کے مزار اقدس پر شب وروز جاری ہے۔ آپکے مزار اقدس پر صبح سے شام اور شام سے رات تک زیارت کرنے والوں کے رش لگا رہتا ہیں اسے پاکستان بھر میں برکت وسعادت کا وہ مرکز سمجھا جاتا ہے جہاں بے قراروں کو قرار اور دل فگاروں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

آپکا عرس مبارک ہر سال ۱۸، ۱۹، ۲۰ صفر المظفر کو لاہور میں آپکے آستانہ پر انتہائی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے جس میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین شرکت کرتے ہیں۔ دعا ہے آپ کے مزار مبارک پر انوار الٰہی کی یہ بارش تا قیامت برستی رہے اور آپکے عقیدتمند اس نورانی بارش سے مستفیض ہوتے رہیں۔ آمین

ہم نے بھی گذارے ہیں دن رات مدینے میں

آج یکم ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ اتوار ہے شب پیر حضور سیدی قطبِ مدینہ، حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین اَحمد مدنی قادِری رَضوی قدس سرہٗ کا عرس مبارک ہے۔ محترم محمد عرفان المدنی نے کہا کہ آج عرس شریف کے چراغاں کی رات ہے حضور قطب مدینہ قدس سرہٗ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے علماء عرب وعجم حاضر ہونگے ہم آپ کو مسجد نبوی شریف کے عقب سے لے جائیں گے فقیر مقررہ جگہ پر آیا تو مولانا محمد یوسف سعیدی (چاچڑاں شریف) وہاں جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں (فقیر نے محمد عرفان کو فون کردیا کہ آپ تکلیف نہ کریں ہم حاضر ہو رہے ہیں) فقیر اپنے احباب سمیت حضور قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضر ہوا تو بے پناہ رش ہے ہم مین دروازہ سے اندر داخل ہوئے تو آستانہ کے خادم خاص صوفی محمد اقبال قادری المدنی محترم ومکرم ابوالقاسم باب المدینہ (کراچی) کے صاحبزادے نے فقیر کو بالائی منزل کے کمرہ میں جا بیٹھایا کوئی عرب عالم دین (عربی میں) حضور قطب مدینہ قدس سرہٗ کے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے گفتگو کر رہے تھے بعد ازاں عربی میں اہل مدینہ ثناء خوانوں نے نعت خوانی کی سلام وقیام کے بعد صاحب سجادہ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد رضوان بن حضرت علامہ فضل الرحمٰن بن سیدی قطب مدینہ نے رقت آمیز دعا فرمائی کہ تقریباً ہر آنکھ اشک بار تھی جملہ حاضرین کو پرتکلف لنگر انواع واقسام کے پھل پیش کئے گئے۔ عرس مبارک کی تقریبات کو دیکھ دل باغ باغ ہوا کہ حضور قطب مدینہ علمی وروحانی فیضان کو حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد رضوان دامت برکاتہم العالیہ نہایت عقیدت ومحبت سے چلا رہے ہیں۔ میرے والد محترم حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ مدینہ منورہ جب حاضر ہوتے تو سیدی قطب مدینہ قدس سرہٗ کی خدمت بار ہا حاضر ہوتے رہتے۔

حضرت قطب مدینہ کے مختصر احوال نذر قارئین ہیں

ولادت ☆ قطبِ مدینہ، حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین اَحمد مدنی قادِری رَضوی کی ولادت ۱۲۹۴ھ بمطابق ۱۸۷۷ء میں پاکستان کے شہر سیالکوٹ کے نزدیک کلاس والا میں ہوئی۔ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جد امجد تھے جنہوں نے سب سے پہلے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشواء حضرت سیدنا الشیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندی رضی اللہ عنہ کو مجدد الف ثانی کا لقب دیا جو کہ بعد میں آپ کے اسم گرامی کا لازمی جزو بن گیا۔

تعلیم وتربیت ☆ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں میں حاصل کی پھر مولانا غلام قادر بھیروی کے مکتب میں لاہور داخل

ہوئے۔تکمیل درس نظامی ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۸ء میں کی جبکہ دورہ حدیث پیلی بھیت (یوپی) میں اس وقت کے معروف محدث حضرت علامہ وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مکمل کیا۔اعلیٰ حضرت مجدددین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے آپ کے روابط اسی دوران ہوئے کیونکہ محدث سورتی امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند تھے وہ تقریباً ہر جمعرات کو بریلی شریف جایا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز کے بعد واپسی ہوتی جبکہ حضرت قطب مدینہ بھی اپنے استادگرامی کے ساتھ جایا کرتے تھے۔

اعلیٰ حضرت عقیدت و بیعت ﴾ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جذبہ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت متاثر ہوئے اوران کی عقیدت ومحبت کا آپ پر ایسا رنگ چڑھا کہ پھر آپ نے انہی کا طریقہ اختیار کیا۔اعلیٰ حضرت کوآپ نے مسلسل کئی سال تک قریب سے دیکھا اور آپ کو بےلوث ومخلص پایا تو آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کی درخواست کی۔سرکار فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے آپ کو بیعت وخلافت واجازت سے نوازا۔

بغدادشریف روانگی اور مدینہ منورہ میں مستقل قیام ﴾ اپنے مرشد کریم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی اجازت سے بریلی شریف سے براستہ کراچی بغداد شریف کے لئے ۱۳۱۸ھ بمطابق ۱۹۰۰ء روانہ ہوئے۔۱۹۱۵ء تک کا عرصہ آپ بغداد شریف میں رہے اور حضور شہنشاہ بغداد سیدالاولیاء سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار عالیہ قادریہ غوثیہ کی دربانی کی۔اس دوران آپ پر جذب کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔اس وقت وہاں ایک طویل العمر بزرگ سید حسینی کردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ پر توجہ فرمائی اور آپ پر عالم ہوش میں واپس آئے تو آپ کو مدینہ شریف کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہوا۔جس کا آپ نے اپنے محسن سید حسینی کردی رحمتہ اللہ علیہ سے اظہار کیا تو انہوں نے کچھ نصیحتوں کے بعد آپ کو مدینہ منورہ جانے کی اجازت عطا فرمائی کہ ضیاء الدین احمد ہر حال میں اس شہر مقدس کے ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا وہاں ذراسی لغزش سے سارا سفر برباد ہوجانے کا اندیشہ ہے۔مدینہ پاک آمد کے بعد آپ اس شہر معطر ومنور کے جلوؤں میں ایسے گم ہوئے کہ پھر یہیں کے ہوکر رہ گئے اور واپسی کا نام تک نہ لیا۔سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی نگاہ کرم اپنے پیرومرشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے روحانی فیض اور سید حسینی کردی رحمتہ اللہ علیہ کی دعاؤں کا ثمر تھا کہ آپ نے ہمیشہ مدینہ منورہ کے آداب اور فضیلت وحرمت کو ملحوظ نظر رکھا اور اسی پر عمل پیرا رہی سوائے حج کے مواقع کے اور دیگر چند ایک اہم شرعی ضرورتوں ومجبوریوں کے آپ کبھی بھی مدینہ پاک سے باہر نہیں گئے اور اسی در کے ہورہے۔فقیر جب پہلی بار ۱۹۸۷ء حجاز مقدس کی زیارت سے بہرہ ور ہوا تو اس وقت آپ کے شہزادے حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن المدنی حیات تھے حضور قبلہ والدگرامی نوراللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے جب فقیر پہلی

بار ۱۹۷۹ء مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضور قطب مدینہ کا مکان مسجد نبوی کے باب مجیدی کے باہر تھا اکثر بعد از زیارت حرم نبوی شریف حضرت کی بارگاہ میں بھی حاضری ہوتی۔ کئی بار تو حضور غزالی زماں محدث ملتان قبلہ کاظمی کریم قدس سرہٗ کی معیت میں حاضری ہوئی۔ حضور قطب مدینہ کے مریدین دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں پاک و ہند کے بے شمار مشائخ وعلماء کرام آپ سے نسبت بیعت رکھتے ہیں بیعت کے وقت سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے شریعت پر پابندی کا درس دیا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ طریقت شریعت کے طابع ہیں۔ شریعت کو سختی سے پکڑنے والا سب فتنوں سے محفوظ اور منزل کا راہی ہو جاتا ہے اور مخالف شریعت گمراہی کے گڑھوں میں گر جاتا ہے۔ یہی ہمارے مشائخ و اسلاف کا طریقہ ہے۔ مدینہ منورہ میں ادب وعقیدت سے گزارا ہوا کا ایک لمحہ ہزاروں سال کی عبادت وریاضیت سے افضل ہے۔ اللہ اللہ آپ اندازہ لگائیے اس عاشق رسول کا جس نے اپنی عمر کے ۷۵ سال اس مقدس سرزمین پر اس ادائے ناز اور آداب واحترام کے ساتھ گزارے کہ بڑے بڑے مفسر محدثین کرام فقہاء ملت علمائے امت اور مشائخ عظام ان پر رشک کرتے تھے کہ

ایں سعادت بزور باز و نیست

سیدی قطب مدینہ کی حیات عشق رسول اور آداب واحترام مدینہ سے مرقوم اور استقامت فی الدین سے عبارت ہے۔ نجدیوں کی طرف سے بڑے بڑے سخت واقعات پر بھی آپ کے پائے استقامت میں ذرہ برابر لغزش نہ ہوئی۔

آپ کا آستانہ عالیہ مصر شام ترکی یمن اردن برصغیر اور دیگر بلادِ اسلامیہ اور پوری دنیا کے اہل شوق مسلمانوں کی آماجگاہ تھا اور آپ مدینہ منورہ میں حاضری دینے والے مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل کرتے تھے۔ آپ کے خلفاء کی بھی ایک طویل فہرست ہے جو کہ پاک و ہند، بنگلہ دیش، یورپ وامریکہ وافریقہ میں خدمت اسلام اور اہل سنت وجماعت کی ترویج وترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

وصال مبارک ﷺ حضور قطب مدینہ قدس سرہٗ کا وصال مبارک ۴ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ، ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء جمعۃ المبارک مدینہ منورہ میں ہوا جنت البقیع شریف سیدہ کائنات خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے قدموں میں آخری آرام گاہ ملی۔

اللہ اکبر رحمتوں وبرکتوں اور حرمت والے مہینہ ذوالحجہ کا پہلا جمعہ ادھر حرم نبوی شریف سے موذن نے جمعہ کی اذان بلند کی اور جب حی الصلوٰۃ پر پہنچا تو ادھر اس عاشق صادق نے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ انتقال سے چند لمحے قبل آپ کی زبان سے یہ الفاظ سنے گئے کہ حضور ضعیف ہو گیا ہوں۔ آپ کی تعظیم کے لئے اٹھ نہیں سکتا۔ ان مہمانوں کے لئے جگہ چھوڑ دو یہ خضر علیہ السلام ہیں۔ یہ ہمارے غوث اعظم رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور یہ میرے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں اور پھر زبان پر کلمہ شریف جاری ہو گیا۔ آپ کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن علیہ رحمۃ الرحمٰن اس عظیم صدمہ کے موقع پر صبر

واستقامت کا کوہ گراں ثابت ہوئے اور تمام مراحل بہ احسن وخوبی نبھائے۔ جمعہ شریف کے دن ہی حرم نبوی شریف میں قدیمی محراب عثمانی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض علامہ سید محمد علی مراد شامی رحمۃ اللہ علیہ نے ادا کئے جو کہ آپ کے خلیفہ بھی تھے بعد نماز جنازہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ شریف میں جنازہ تھوڑی دیر برکت کے لئے رکھا گیا اور پھر قدمین شریفین ہوتا ہوا بقیع شریف میں اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں دفن کر دیا گیا۔ آپ کی وصیت تھی کہ مجھے اہل بیت کے قدموں میں ڈال دینا پھر میں خود ان کے قدموں سے لپٹ جاؤں گا جبکہ چند قبروں کے فاصلے پر آپ کے پیر بھائی مولانا عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں آرام فرما ہیں۔ دیگر آپ کی وصیت یہ بھی تھی کہ میرے جنازے کے ساتھ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا گیا اعلیٰ حضرت کا نعتیہ وہی قصیدہ پڑھا جائے جو اعلیٰ حضرت کی وصیت کے مطابق انہی کے جنازہ کے ساتھ پڑھا گیا تھا

کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود　　　طیبہ کے شمس الضحی تم پہ کروڑوں درود

آپ کے انتقال کے بعد قومی اخبارات وجرائد میں لاتعداد مضامین شائع ہوئے اور تعزیتی اجتماع اور ایصال ثواب کے لئے محافل منعقد کی گئیں جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور بھی تعزیتی پروگرام ہوا۔

سیدی قطب مدینہ کو کئی سال ہوئے ہم سے بچھڑے ہوئے لیکن آپ کی یادیں عنایتیں اور باتیں ایسے لگتا ہے جیسے کل کی بات ہو۔ پھر چند سال قبل آپ کے لخت جگر بھی داغ مفارقت دے گئے۔ انہیں دیکھ کر سیدی کی یاد تازہ کر لیتے تھے۔ اب آپ کے پوتے حضرت علامہ ڈاکٹر پروفیسر رضوان مدنی جو آپ کی سجادگی کی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں جو کہ دینی اور دنیاوی دونوں علوم کے ذریعہ سے آراستہ ہیں۔ وہی بزرگوں والی خوش اخلاقی اور ملنساری آپ کو ورثہ میں ملی ہے جسے آپ احسن طریقے سے نبھا رہے ہیں جبکہ دیگر اہل مدینہ مشائخ کے ساتھ بھی آپ کے گہرے روابط ہیں آج عرس مبارک میں شیوخ عرب آئے ہوئے ہیں یہ ان کی خوش اخلاقی کا بین ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر قسم کے شیاطین حاسدین اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے تا کہ تادیر آپ کے جدامجد کا یہ روحانی فیض جاری وساری رہے۔ **آمین بجاہ سیدالانبیاء والمرسلین ﷺ**

(حضور قطب مدینہ قدس سرہٗ کے تفصیلی حالات کے لیے حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی (مدفون جنت البقیع شریف) کی تصنیف ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری'' دو جلدوں کا مطبوعہ حزب القادریہ ۲۲۲ جی بلاک گلشن راوی لاہور کا مطالعہ کریں)

حضرت سید الشہداء رضی اللہ عنہ کے حضور

عرس شریف کی تقریب کے بعد ہم نے حضور سید الشہداء امیر مدینہ اسد اللہ واسد الرسول سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضور حاضر ہوکر سلام عاجزانہ پیش کیا اور رات کا آخری حصہ گنبد خضریٰ شریف کو دیکھ کر آنکھوں کی پیاس بجھاتے گزارا۔ الحمدللہ علی احسانہ

ہم حسب معمول باب مکہ کے برابر باہر صحن میں گنبد خضریٰ شریف پر نظریں جمائے بیٹھے تھے کہ باباجی چائے کا تھرموس لیکر تشریف لائے فقیر نے حافظ غلام سرور سے پوچھا کہ ہم تو انہیں باباجی چائے والے کہتے ہیں یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آج تک میں نے ان سے تعارف کا تقاضہ نہیں کیا نہ کبھی انہوں نے بتایا آج جب وہ چائے تقسیم کر کے آئے تو فقیر نے معذرت کے ساتھ عرض کیا حضرت ہم تو آپ کو باباجی چائے والے کہہ کر یاد کرتے ہیں آپ کا تعارف؟ کہنے لگے کہ میرا حیدرآباد دکن انڈیا کے سادات فیملی سے تعلق ہے نام سید مصطفیٰ کمال قادری ہے۔ روضہ اقدس کی طرف اپنا رخ کر کے اشکبار ہوئے کہ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا ہوا ہے اپنے شہر مقدس میں پناہ دی ہوئی ہے ساری فیملی کے ساتھ مقیمِ مدینہ ہوں فقیر نے عرض کیا کہ ہم معافی چاہتے ہیں کہ ہمیں علم نہ تھا کہ آپ سید ہیں آپ تو اپنے گھر میں مقیم ہیں ہم خادموں کو اپنے نانا کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں رہنے کی اجازت لے دیں کہ

مدینے والے کہیں مقامی ہوان کے در پہ قیام ایسا

کہنے لگے کہ یہاں بن مانگے ملتا ہے اور سب کچھ ملتا جب خدا یہاں ملتا ہے باقی کیا رہا.....رہا سوال یہاں کی اقامت کا تو یہ تھوڑا کرم ہے کہ بلا لیتے ہیں جس کے لئے جو بہتر ہے وہی عطا فرمارہے ہیں۔ ان کی میٹھی میٹھی باتیں سن کر ہم مسرور ہو رہے تھے کہ فرمانے لگے آپ کہاں سے ہیں اور سلسلہ بیعت؟ فقیر نے کہا کہ نام محمد فیاض احمد ہے سلسلہ اویسیہ قادریہ میں اپنے والد گرامی علامہ محمد فیض احمد اویسی نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت ہوں جونہی فقیر نے اپنا تعارف کرایا سید صاحب نے خوشی سے مجھے گلے لگایا اور کہا اللہ اکبر آپ حضرت اویسی صاحب کے صاحبزادے ہیں ان کی لکھی ہوئی تفسیر ''فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان'' میرے زیر مطالعہ ہے میں نے کراچی پاکستان میں اپنے ایک مرید کو بہاولپور آپ کے ہاں صرف تفسیر منگوانے کے لئے بھیجا تھا الحمدللہ وہ تفسیر میرے پاس یہاں مدینہ منورہ میں ہے علامہ اویسی صاحب کا انداز اسلوب اتنا پیارا ہے کہ تفسیر کا قاری تھکن اور اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا کافی دیر تک سید صاحب میرے حضور قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہٗ کا ذکر کرتے رہے کہنے لگے آپ نے پہلے کیوں نہیں اپنا تعارف کرایا فقیر نے عرض کیا حضرت یہاں تو

مجھ سے کتنے لاکھ پھرتے ہیں۔

پھر تو روزانہ سید صاحب سے ہم چائے کا لنگر بھی لیتے اور ان سے روحانی چاہت کا وافر حصہ ہمیں ملتا۔ مدینہ منورہ سے الوداعی رات شب منگل وہ فقیر کو قدمین شریفین میں مل گئے فقیر تو الوداعی شب آنکھوں سے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کررہا تھا انہوں نے اپنے نانا کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فقیر کی بھرپور سفارش کی۔ اب جب بھی قدمین شریفین میں گذارے ہوئے وہ حسین وجمیل لمحات یاد آتے ہیں تو دل تڑپ جاتا ہے۔

پھولوں کی وفا یاد نہ کانٹوں کی جفا یاد   جب ان کو کیا یاد تو کچھ بھی نہ رہا یاد

کبھی جامع سیرانی مسجد بہاولپور جدید کی کا نظارہ کریں مدینہ شریف یاد آتا ہے

بہت مختصر عرصہ میں جامع سیرانی مسجد کی تعمیر تو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے گنبد جگ مگ کرکے اہل ایمان کو یاد مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کررہا ہے۔ اب محراب مسجد کے نظارہ سے محراب نبوی شریف یاد آتا ہے۔

پہلی منزل کی تکمیل کے بعد دوسری منزل کا کام شروع ہے اس میں ماربل کا فرش اور دیواروں پر ٹائیل اور سیمنٹ اور چار عدد لکڑی کے دروازے اور الیکٹرک کا کام ہونا باقی ہے یہ سعادت آپ حاصل کریں صدقہ جاریہ ہے جب تک مسجد قائم رہے گی نمازی عبادت وریاضت کرتے رہیں گے اجر وثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام مدرسہ دارالعلوم جامع مسجد سیرانی بہاولپور مسلم کمرشل بنک عیدگاہ برانچ بہاولپور

اکاونٹ نمبر 1136-01-0100-1503-2

شرک کیا ہے؟

ایک دن مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف کے باب بلال کے اندر نجدی مبلغ بھولے بھالے اردو خواندہ سادہ مسلمانوں کو اسپیکر پر اپنی تقریر میں چکر دے رہا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کو ندا (یا) کے ساتھ پکارنا شرک ہے اور شرک بہت بڑا ظلم۔ شرک ایسا گندہ گناہ کبیرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا گلا پھاڑ پھاڑ کے چیخ رہا تھا کہ مسلمانو! شرک سے بچو نبیوں ولیوں کو پکارنا شرک ہے (معاذ اللہ)

چونکہ حرمین شریفین میں نجدیوں نے کرائے کے مبلغ بیٹھائے ہوئے ہیں جو زائرین وحجاج کرام کے ایمان کو متزلزل کرتے ہیں۔ فقیر اپنے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی ضخیم کتاب ''ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' سے یہ مضمون قارئین کی نذر کرتا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے سے ہم کو پیار ہے

ہر دور میں اہل حق اہل سنت کا شعار یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا نعرہ رہا سچ تو یہ ہے سرکار کریم روف ورحیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کسی نے دل سے پکارا ہے اک صدا آئی کہ ''تو ہمارا ہے''

مگر جب سے نجد سے ''قرن الشیطان'' (شیطان کا سینگ) ظاہر ہوا تو اہل اسلام کے مذہبی شعار کو شرک سے تعبیر کیا جانے لگا عشق اور شرک، محبت اور بدعت کا امتیاز ختم ہوگیا یا حرف نداء کا استعمال اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں جابجا فرمایا ہے مثلاً

''یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ ،یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ ،یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ،یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ''

خوشی وغمی میں صحابہ کرام نے بھی یا محمد، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگایا۔ ذیل میں فقیر اہل بیت نبوت کے عظیم فرد حضرت سیدنا امام زین العابدین کے قصیدہ کے چند اشعار پیش کر رہا ہے قارئین کرام خود فیصلہ کریں کہ صحیح العقیدہ کون ہے جو یارسول اللہ کہے یا جو یارسول اللہ کہنے والے کو مشرک کہے؟..........فیصلہ خود کریں۔

اِنْ نَلْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَم بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَم

اے بادِ صبا، اگر تیرا گزر سرزمینِ حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچانا جس میں نبی محترم ﷺ تشریف فرما ہیں

مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی   مَن ذَاتُهٗ نُورُ الْهُدیٰ مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

وہ جن کا چہرۂ انور مہرِ نیم روز ہے اور جن کے رخسار تاباں ماہِ کامل جن کی ذات نورِ ہدایت، جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا

قُرْاٰنُهٗ بُرْهَانُنَا فَسْخاً لاَدْيَانٍ مَّضَتْ   اِذْجَاءَ نَا اَحْكَامُهٗ كُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَمْ

اُن کا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لئے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا جب اس کے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے۔

اَكْبَادُنَا مَجْرُوحَةٌ مِنْ سَيْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰى   طُوبٰى لَا هْلِ بَلْدَةٍ فِيهَا النَّبِيُّ الْمُحْتَشَمْ

ہمارے جگر زخمی ہیں فراقِ مصطفیٰ ﷺ کی تلوار سے خوش نصیبی اس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبیِ محتشم ﷺ ہیں

يَالَيْتَنِی كُنْتُ كَمَنْ يَّتْبَعُ نَبِيّاً عَالِماً   يَوْماً وَلَيْلاً دَائِماً وَارْزُقْ كَذَالِیْ بِالْكَرَمْ

کاش میں اس کی طرح ہوتا جو نبی ﷺ کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے دن اور رات ہمیشہ یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما۔

يَارَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اَنْتَ شَفِيعُ الْمُذْنِبِينْ   اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْن فَضْلاً وَّجُوْداً وَّالْكَرَمْ

اے رحمتِ عالم ﷺ آپ گناہ گاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے بخشئے گا۔

يَارَحْمَةً لِّلْعَالَمِينْ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْن   مَحْبُوْسِ اَيْدِ الظَّالِمِينْ فِی الْمَوْكَبِ وَالْمُزْدَحَمْ

اے رحمتِ عالم ﷺ زین العابدین کو سنبھالئے وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے۔

آہ مولانا غلام محمد قادری قاسمی

کوئٹہ بلوچستان کے عظیم عالم دین جامعہ غوثیہ انوار باہو کے مہتمم حضرت علامہ مولانا غلام محمد قادری قاسمی ۲۱ ذیقعد ۱۴۳۴ھ ۲۸ ستمبر 2013ء کو کوئٹہ میں فوت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان کے مخلص ترین تلامذہ میں سے تھے وہ جنوری ۱۹۷۳ء میں مدرسہ کے مہتمم مقرر ہوئے مدرسہ کیا تھا ایک خالی میدان میں ایک برآمدہ دو کمرے تھے۔ مدرسہ کی اراضی کے ارداگرد دیوار تک نہ تھی اور مذاہب باطلہ کا زور تھا مسلک رضا کے لئے کام کرنا جہاد اکبر سے کم نہ تھا مولانا غلام محمد کے لئے یہ سارے مسائل چیلنج بن کر سامنے تھے اس کڑے وقت میں (۱۹۷۶ء) انہوں نے اپنے مشفق و مربی محسن اور مہربان حضور فیض ملت مفسر اعظم رحمہ اللہ علیہ کو یاد کیا تو آپ اپنے شاگرد کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دورہ تفسیر القرآن پڑھانے کے لئے کوئٹہ جا پہنچے چٹیل میدان میں ۲۳ جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ رجون ۱۹۷۶ء کو کلاس کا آغاز کر دیا۔ حضور قبلہ فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ کیا پہنچے پورا ملک وہاں پہنچ گیا۔ علماء کرام، مشائخ عظام درگاہوں کے سجادگان نے طلباء کی فہرست میں اپنا نام جا کر لکھوایا جب مدرسہ غوثیہ انوار باہو کے میدان میں تلاوت کلام الٰہی کے ساتھ کلاس کا آغاز ہوتا پھر تمام طلباء آواز سے آواز ملا کر قصیدہ بردہ شریف پڑھتے تو کوئٹہ کے درو دیوار گونج اٹھتے تھے حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ دلائل و براہین سے عقائد اہل سنت پر ایسی جراتمندانہ گفتگو فرماتے کہ نجد کے قلعے تھرتھرا جاتے۔ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ دورہ تفسیر کی کلاس پانچ سال (۱۹۸۰ء/۱۴۰۰ھ) تک پڑھاتے رہے۔ مولانا غلام محمد قادری نے زندگی کے آخری سانسوں تک فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کام کیا وہ ایک سادہ منش انسان تھے انہیں ان کے جامعہ غوثیہ انوار باہو کوئٹہ کے احاطہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کے علمی جانشین حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ مفتی محمد جان قادری ہیں۔

آہ حضرت پیر غلام اویس اویسی

☆ درگاہ شریف حضرت خواجہ عبدالخالق اویسی رحمۃ اللہ علیہ (بخشن خان بہاولنگر) کے سجادہ نشین حضرت خواجہ پیر صالح محمد اویسی کے صاحبزادے حضرت غلام اویس اویسی بھی گذشتہ دنوں داغ مفارقت دے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

☆ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل مولانا محمد رمضان انجم سعیدی (چشتیاں شریف) گذشتہ ماہ اللہ کو پیارے ہوئے۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں مرحومین کے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

☆ جامع مسجد رقیہ انور بہاولپور کے بنیادی رکن محترم جناب عبدالحمید قادری فوت ہوئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔